بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ وعسیٰ ان تبغضوا شیئاً وھو شر لکم ۔ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۱ صلح ۱۳۴۷ ہش ۲۰ شوال ۱۳۸۷ھ ۲۱ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِن نشانات کو باسی نہ ہونے دے

اِن سے قوتِ یقین پیدا ہوتی اور ایمان تازہ ہوتا ہے

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِن نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اِن نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلاوے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور تا خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ مومن اور متقی کی زندگی کا ذمہ وار ہے هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے دُور اور چوپاؤں کے مشابہ ہیں ان کی زندگی کا کفیل نہیں۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سر پر بھی بیٹھ کر روتا ہے؟ پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کی زندگی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ جانوروں کی زندگی دیکھ لو کہ محنتیں ان سے لی جاتی ہیں اور ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پس جو انسان خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتا ہے اس کی زندگی کی ضمانت نہیں رہتی۔ چنانچہ

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یعنی اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے۔ یاد رکھو جو دنیا کے لئے خدا کی عبادت کرتے ہیں یا اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام حرارت ۹۹ تھی۔ اس وقت ٹمپریچر ۹۸ ہے۔ کھانسی میں کچھ فرق ہے۔ عام طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-- ربوہ ۲۰ جنوری۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ امسال بھی جلسہ سالانہ غیر معمولی طور پر خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے کا باعث بنا اور دور دراز ممالک اور پاکستان کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کے لئے بے انتہا ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہو کر ان کے اندر زندگی کی ایک نئی لہر دوڑانے کا موجب ثابت ہوا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی احسان پر حقیقی شکر ادا کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے آپ کو ان نئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنائیں جو غلبہ اسلام کے ضمن میں ہمارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ ہمارا فخر ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور ارشاد کی تعمیل میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور حضور دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر جس قربانی کا بھی مطالبہ کریں اسے پورے انشراح صدر اور بشاشت قلب کے ساتھ بجا لائیں۔

-- ربوہ ۔ ۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو سوا چار بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے قصر خلافت میں مکرم قریشی رشید احمد صاحب سجاد ابن مکرم قریشی محمود الحسن صاحب آف سرگودھا اور محترمہ امۃ الکریم بیناصاحبہ بنت مکرم عبد المنان صاحب کے نکاح کا اعلان ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ رشید احمد صاحب سجاد حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ہلال پوری کے نواسے اور امۃ الکریم صاحبہ مولانا مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

ضروری اعلان

۲۲ جنوری ۱۹۶۸ء سے تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ڈاک کا ایڈریس یہ ہوگا۔

محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹالہی
ضلع تھرپارکر
(نارگھر نی سر روڈ)

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۸ء

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت دعا سے جوش میں آتی ہے

اگر ہم غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں کہ دراصل انسان کی تمام زندگی دعا کی مقتضی ہے جو علوم و فنون انسان نے اب تک حاصل کئے ہیں۔ اور ان میں جو ترقیاں کی ہیں ان کی غیر معلومہ باتوں سے قطرہ اور بحر بے کراں کی نسبت ہے۔ انسان پھولا نہیں سماتا۔ کہ اس نے قدرت کی طاقتوں پر قابو پا لیا ہے۔ حالانکہ اس کی حالت اس انسان کی طرح ہے جو ابھی سمندر کے کنارہ پر کنکریاں گن رہا ہو اور جس نے ابھی سمندر میں اپنی انگلی بھی نہ ڈبوئی ہو۔ سیدھی بات ہے کہ ہم کو اتنا بھی علم نہیں کہ موجودہ لمحہ کے بعد جو لمحہ آ رہا ہے اس میں کیا واقعہ ظہور پذیر ہو جائے گا۔ دوسری سانس آتی بھی ہے یا نہیں۔

اس سے واضح ہے کہ ہماری ہر سانس دعا کی طالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر کام کو شروع کرنے کے لئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ جو ایک دعا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام میں بن مانگے اور مانگے دونوں برکات سے سرفراز کرے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے۔ کہ اپنے ان گناہوں کے لئے بھی مغفرت مانگو جن کو تم جانتے ہو اور ان کے لئے بھی جن کو تم نہیں جانتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان کا شعور کائنات کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ انسان اپنے افعال و اعمال کو بھی پوری طرح نہیں جان سکتا۔

بے شک عقل انسان کی راہ نمائی کرتی ہے اور تجربہ انسان کو سبق سکھاتا ہے لیکن عقل کی اور تجربہ کی راہ نمائی کے باوجود ہم کتنی ایسی غلطیاں کرتے ہیں۔ جن کو بعض دفعہ ہم جان لیتے ہیں۔ اور اکثر اوقات نہیں جانتے اور جاننے کے باوجود ہم وہ غلطی نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں سوائے دعا کے ہماری کون مدد کر سکتا ہے۔ ہماری دعا ایسی ہی ہونی چاہیئے جیسی کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ کہ اپنے دانستہ اور نادانستہ گناہوں کے لئے مغفرت مانگو۔ ہر وقت استغفار پڑھتے رہنے کا یہی مقصد ہے کہ ہم اپنے اعمال کے لمحہ لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کے محتاج ہیں۔ اس طرح ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں۔ اسلام کا یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق پیدا ہو اور اسی کی دی ہوئی عقل اور اسی کے دیئے ہوئے قویٰ کے بل بوتے پر مغرور ہو کر اللہ تعالیٰ سے دور نہ چلے جائیں۔ اور رفتہ رفتہ اسفل سافلین میں داخل نہ ہو جائیں۔

بے شک آج منکران خدا نے مادی لحاظ سے ترقی کر لی ہے۔ بہت سے ظاہری سامان مہیا کر لئے ہیں۔ اور انسان ہوا ہی میں نہیں بلکہ اس سے بھی اوپر خلا میں پرواز کرنے لگا ہے اور چاند پر نشانے لگا رہا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس ساری ترقی کے باوجود کیا انسان نے حقیقی زندگی کے میدان میں کوئی قدم آگے بڑھایا ہے۔ کیا اس کو وہ اطمینان قلب نصیب ہوا ہے۔ جس کی لگن اس کے دل میں لگی ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے ایک خلا باز میں جو چاند پر بھی پہنچ جائے۔ اور ایک معمولی انسان میں جو مشکل سے لنگڑا کر چلتا ہے کیا فرق ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ خلا بازی فی ذاتہٖ کوئی بے کار چیز ہے۔ تسخیر کائنات کے نقطۂ نظر سے بے شک یہ اچھی چیز ہے مگر انسان کی یہ قدرت اس کی حقیقی زندگی پر اس وقت تک اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اس سے یہ سبق حاصل نہ کرے کہ اس کائنات کا کوئی صانع ہے جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور جس سے تعلق قائم کرنا ہی انسانی حیات کا حقیقی مقصد ہے

مشکل یہ ہے کہ انسان تھوڑا سا علم حاصل کرتا ہے۔ تو مغرور ہو جاتا ہے اور اس بات کو بھول جاتا ہے۔ کہ اس نے جو کمال کیا ہے۔ یہ بھی اسی عقل اور انہی قویٰ کی طفیل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیئے ہیں۔ انسان کو جو قویٰ ملے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی وجہ سے ملے ہیں۔ اور جو کام وہ ان قویٰ کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس کے ثمرات بھی اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے طفیل اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں جو دو لفظ رحمٰن اور رحیم استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے انہی دو پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہیں۔

(باقی)

عشق

(قطعات)

عشق ہے سوزِ حیات — عشق ہے سازِ حیات
زندگی بے عشق مرگ — عشق ہے رازِ حیات

عشق ہے اصلِ وجود — عشق ہے سرِّ نمود
حُسن اِس سے خود نگر — صورت آرائے شہود

خاک و باد و آب کا — عشق ہے شیرازہ بند
عشق ذرّے ذرّے کے — درد سے ہے دردمند

عشق کے آئینے میں — سر بسر تصویرِ ذات
عشق کے زیرِ نگیں — این و آن کائنات

عشق سے اُس کا کلام — عشق سے گفتارِ دوست
کور ہے بے عشق آنکھ — عشق سے دیدارِ دوست

عشق یکسر بے خودی — عشق پردہ دارِ دوست
ابلہ و دیوانہ ہے — محرمِ اسرارِ دوست

عشق صابر، بُردبار — عشق رب کا غمگسار
اُس کے ہونٹوں پر دُعا — اُس کی آنکھیں اشکبار

عشقِ حق آنی نہیں — عشقِ حق فانی نہیں
عصر زا ہے عصر کا — عشق زندانی نہیں

عشق سے انساں کی شان — عشق سے اُس کا وقار
عشق سے انساں رسول — ورنہ اِک مُشتِ غبار

سعید احمد اعجاز

75

معرفتِ الٰہی اور اس کے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ

(۵)

رزّاق۔ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ رزاق ہے یعنی بہت رزق دینے والا اور انسانوں کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنیوالا جہاں وہ انسان کو اس کی زندگی کے مقصد کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت اور فرمانبرداری اور اس کی صفات کو اپنے اندر منعکس کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہاں ساتھ ہی فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے لئے انسان کی ضرورت نہیں بلکہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (الذاریات آیت ۵۹) اللہ رزاق اور نہایت مضبوط طاقتوں والا ہے اس لئے اسکی فرمانبرداری میں انسان کو روزی کا فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے سارے احکام ایسے ہیں کہ انکی پابندی سے انسان کا قدم ترقی کی طرف جاتا ہے یہ نہیں کہ اس کی عبادت کے لئے اور فرمانبرداری میں وقت دینے سے انسان روزی کی کشائش سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے خود روزی کا سامان کرتا ہے اور اس کے قویٰ اور حالات میں برکت ڈالتا ہے اور ایسے شخص کی کفالت فرماتا ہے جو اپنا وقت زندگی کا مقصد حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے دنیا کے کام میں حرج کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (البقرہ آیت ۲۱۳) یعنی اللہ جسے پسند کرتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔

(شوریٰ آیت ۲۰)

یعنی اللہ اپنے بندوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے رزق وافر دیتا ہے۔ وہ بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔

پھر فرماتا ہے:۔

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

(شوریٰ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ رزق میں فراخی کر دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے۔ اور تنگی کر دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے۔ وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے یعنی جس کے مناسبِ حال جو معاملہ ہو کرتا ہے۔

ایک جگہ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ۔ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ۔

(فاطر آیت ۴)

یعنی اے لوگو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں کیا اللہ کے سوا کوئی ہے جو تمہیں آسمان سے اور زمین سے رزق دے۔ اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اسے معبود بنایا جائے۔ پس تم کہاں بہک رہے ہو۔

اسی طرح فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰہُ۔

(سبا آیت ۲۵)

یعنی تو کہہ کون تمہیں رزق دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے۔ پھر جواب دے کہ اللہ۔

رزق کے سب سامان اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہی آسمان سے بارش برسا کر فصلیں اگاتا ہے۔ وہی سورج کی دھوپ سے پھلوں اور سبزیوں کے پکنے کا انتظام کرتا ہے۔ وہی انسانوں کو وہ قویٰ عطا فرماتا ہے جو رزق کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں وہی حالات کو انسانوں کے لئے سازگار بناتا ہے اور رزق حاصل کرنے کے مواقع پیدا کرتا ہے۔ وہی انسانی کوششوں کو بارآور کرتا ہے۔ غرضیکہ شروع سے لیکر آخر تک اسی کے اختیار میں رزق کا سامان کرنا ہے:۔

جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے رزق کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کا معاملہ خصوصی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

(طلاق آیت ۳، ۴)

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو ایسے طور سے رزق دیگا جس کا اسے خیال بھی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے۔ عام طور پر توکل کے معنے سمجھنے میں لوگوں کو غلطی لگتی ہے۔ توکل سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے اور یہ سمجھے کہ خدا خود اس کا کام کر دے گا۔ ایسا شخص نوکاہلی اور غفلت کا مرتکب ہے اور اس کا نتیجہ محرومی ہوتا ہے نہ کہ خدائی نصرت اور مدد۔ توکل کرنے والا وہ ہوتا ہے جو یقین کرے کہ ہر کام کا نتیجہ خدا تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اگر چاہے تو بہت اچھا نتیجہ پیدا فرمائے اور چاہے تو اسے بے نتیجہ رہنے دے۔ سو وہ عاجزی کے ساتھ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے کہ وہ اس کے کاموں کا بہتر سے بہتر ثمرہ دے۔ ہاں دین کے کاموں کو اچھی طرح سرانجام دینے کے لئے دنیا کے کاموں میں پورا وقت نہ دینا اور اس خدائے رحیم سے امید رکھنا کہ وہ اپنے فضل سے اس کمی کو پورا کر دے توکل کا مقام ہے۔ حتیٰ کہ نبی کا مقامِ توکل یہ ہوتا ہے کہ وہ سارا وقت ہی دینی کاموں کے لئے دیتا ہے اور اپنے گزارہ کے لئے اللہ کی طرف نگاہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی کفالت فرماتا ہے کہ اس کے لئے کوئی کمی نہیں رہتی اور دونوں جہانوں میں کامیاب اور بامراد ہوتا ہے۔

علیم:۔ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت علیم ہے یعنی وہ ہمارے سب حالات کی باریک سے باریک تفاصیل کو بھی جانتا ہے۔ وہ فرماتا ہے:۔

اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ

(مومنون آیت ۵۲)

جو تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

(یوسف آیت ۲۰)

اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَاَنَّہٗٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔

(انفال آیت ۲۵)

اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ تم اسی کی طرف زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

(انفال آیت ۴۴)

وہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

(ق آیت ۱۷)

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس کے دل میں گزرتا ہے اس سے ہم خوب واقف ہیں۔ اور ہم انسان سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

(حجرات آیت ۱۴)

اللہ تعالےٰ جاننے والا اور خبردار ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

(بقرہ ۲۳۲)

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ

مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ
حَلِیْمٌ۔ (بقرہ ۲۳۶)

اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ پس تم اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور بردبار ہے۔

وَاِنْ تَجْھَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ
اَخْفٰی۔

(طٰہٰ آیت ۸)

اگر تو اونچی آواز سے بولے تو خدا اس کو بھی سنتا ہے۔ اور اگر آہستہ آواز سے بولے تو اس کو بھی سنتا ہے کیونکہ وہ پوشیدہ بات کو بھی جانتا ہے اور جو بہت ہی پوشیدہ ہوتی ہے اسے بھی جانتا ہے۔

یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ
وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔

(المومن آیت ۲۰)

اللہ آنکھوں کی خیانت تک کو جانتا ہے اور اسے بھی جسے سینے یا دل چھپائے ہوئے ہیں۔

وہ اس صفت کی تفصیل میں ایک جگہ فرماتا ہے:-

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ
لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ
مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ
مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ
اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ
فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ
اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔
وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ
بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّھَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ
فِیْہِ لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی
ثُمَّ اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ
ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ۔

(انعام آیت ۶۰، ۶۱)

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو سمندر میں ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے۔ اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ خشک مگر وہ کھلی کتاب میں ہے۔ اور وہی ہے جو رات کے وقت تمہاری روح قبض کرتا ہے اور دن کے وقت جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے۔ پھر وہ تمہیں دن کے وقت اٹھاتا ہے تاکہ تمہاری مقررہ مدت پوری کی جائے جس کے بعد تمہارا لوٹنا اسی کی طرف ہے۔ اور پھر وہ تمہیں ان سب باتوں کی خبر دے گا جو تم کرتے رہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ
وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ
بِمِقْدَارٍ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ
الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِّنْکُمْ
مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ
وَمَنْ جَھَرَ بِہٖ وَمَنْ
ھُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ
وَسَارِبٌ بِالنَّھَارِ۔

(الرعد آیت ۹، ۱۰، ۱۱)

اللہ خوب جانتا ہے جو ہر مادہ (اپنے پیٹ میں) اٹھاتی ہے اور جسے رحم ناقص کر کے گرا دیتے ہیں اور اسے بھی جسے وہ بڑھاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز اس کے پاس ضرورت کے مطابق موجود ہے۔ وہ غائب اور حاضر دونوں کا جاننے والا ہے۔ بڑے مرتبے والا اور بڑی شان والا ہے۔ جو تم میں سے بات چھپاتا ہے اور وہ بھی جو اسے ظاہر کرتا ہے۔ اسکے علم کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ نیز وہ بھی جو رات کو چھپ رہتا ہے اور جو دن کو چلتا ہے۔

انسان اس بات پر ایمان لے آئے کہ اللہ تعالےٰ علیم ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے گناہ یا مکروہ کام کی جرأت نہیں کرتا۔ ایک معمولی سپاہی کے سامنے بھی انسان چوری نہیں کرتا تاکہ پکڑا نہ جائے تو اس احکم الحاکمین اور شدید البطش کے سامنے کس طرح اس کی نافرمانی کر سکتا ہے۔

یہ صرف دو صفاتِ الٰہی کا نہایت مجمل سا خاکہ ہے جو پیش کیا گیا ہے ورنہ اللہ تعالےٰ کی اور بھی بہت سی صفات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں آیا ہے اور ہر صفت غیر محدود وسعت رکھتی ہے اور ایک عاجز انسان اس میں سے اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لئے بقدر ضرورت تفصیل بیان فرما دی ہے اور وہ بھی بہت کچھ ہے۔ اور اس سے اللہ تعالےٰ کے حسن اور احسان کا بے پایاں سمندر رواں نظر آتا ہے۔ پہلی کتب میں سے کوئی کتاب بھی قرآن کریم کا اس میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم پڑھ کر اللہ تعالےٰ کی توحید۔ اس کی قدرت۔ اس کی خالقیت۔ اس کی مالکیت۔ اس کی ربوبیت۔ اس کی رحمانیت۔ اس کی رحیمیت اس کی غفوریت اور اس کی دیگر صفات اس طور سے اپنی ساری خوبصورتی کے ساتھ سامنے آ جاتی ہیں کہ وہ انسان کے دل کو لبھا لیتی ہیں اور خائف بھی کر دیتی ہیں اور محبت کی تاروں کو بھی چھیڑتی ہیں اور خوب چھیڑتی ہیں اور اس کی امیدوں کا سہارا بھی بنتی ہیں اور خوب بنتی ہیں۔ غرضیکہ وہ انسان کے متعلق اپنا کام کرتی ہیں بشرطیکہ وہ غور و فکر اور تقوےٰ سے کام لینے والا ہو۔ سو ہمیں لازم ہے کہ ہم قرآن کریم کو اپنا ورد بنائیں۔ اسے پڑھیں اور سمجھیں اور اس پر غور و فکر کریں۔ اسے بار بار پڑھیں اور اس سے محبت کریں تا اس میں سے ہمیں اپنا گوہرِ مقصود حاصل ہو یعنی ہمارے خدا کی تصویر ہمارے دلوں میں اتر آئے اور ہم اس پر فدا ہو جائیں۔ یہ مقصود قرآن کریم کے علاوہ اور کہیں پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی میں یہ نور اور یہ برکت رکھی گئی ہے۔ وہی ہے جو دلوں کو معرفتِ الٰہی کے ساتھ روشن کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو تعلیم قرآن کی تحریک جاری فرمائی ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم با ترجمہ جانتا ہو بہت مبارک تحریک ہے۔ ہمیں اس پر پورا عمل کرنا چاہیئے تاہم قرآن کریم سے اچھی طرح واقف ہوں۔

قرآن کریم کے بعد حدیثیں بھی ایسی چیز ہیں جن سے صفاتِ الٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے سید و مولا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال مبارکہ دونوں گویا صفاتِ الٰہی کی تفسیر تھے۔ سو اس تفسیر کو دیکھنا صفاتِ الٰہیہ کے سمجھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔

تیسری چیز جو صفاتِ الٰہی کے جاننے میں مدد دینے والی ہے وہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں جو قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں۔ وہ قرآنی معارف اور قرآنی علوم سے پُر ہیں اس لئے ان کا مطالعہ قرآن کریم کے فہم اور اس سے استفادہ کے لئے بہت ضروری ہے۔

پس صفاتِ الٰہی کے سمجھنے کے یہ تین ذریعے ہیں۔ اگر کوئی معرفتِ الٰہی کا خواہاں ہے تو اس کے لئے ان تینوں ذرائع کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے جس قدر ابرار۔ اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہو گزرے ہیں۔ جو رات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے جو روحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہوں گے جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں۔ اور خوب لذیذ اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند اُن پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سستی سے بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں کہ اُن کو عشاء کی نماز بھی دوبھر اور مشکل عظیم معلوم دیتی ہے چہ جائیکہ وہ تہجد گزار ہوں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر

(۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء)

اجلاس اوّل

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کا آغاز ۱۱ جنوری کو صبح دس بجے زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر براہ راست مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ تمام خواتین نے اپنے پیارے امام کے ارشادات سنے اور افتتاحی دعا میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کی تقریر دلپذیر کے بعد مستورات کے جلسہ کا علیحدہ پروگرام "تلاوت قرآن پاک" و نظم سے ہوا۔ محترمہ امۃ المالک صاحبہ نے "تحریک تعلیم القرآن" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن پاک کے انوار و برکات کا ذکر کیا آپ نے بتایا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تمام تر ترقی کا دارومدار قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کا نتیجہ تھا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی اور آپ کے خلفاء نے بھی قرآن پاک سے مثالی عشق کا ثبوت دیا۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ آج پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے قرآن پاک پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نورانی کتاب کے پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کی طرف پوری توجہ مبذول کریں۔ کیونکہ تمام علوم اور برکات کا سرچشمہ اور منبع صرف قرآن کریم ہی ہے۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر

۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات سے خطاب فرمایا آپ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والی تمام بہنوں کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر کا ایک ایک لفظ غور کے ساتھ سنیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کی رو سے ایک مسلمان خاتون پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ہی اپنی جگہ پر لازم ہیں۔ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی تساہل انسان کو اعمال صالحہ سے محروم کر دیتا ہے اسلامی معاشرہ کی بنیاد صرف تقویٰ پر قائم کی جا سکتی ہے اسی لئے قرآن پاک نے تقویٰ کے مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے آپ نے تقویٰ کی اہمیت کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتب کے مختلف اقتباسات کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات جو خلاف اسلام ہے اس سے بچنا چاہئے کیونکہ ایک معمولی چنگاری بھی بھڑک کر شعلہ بن سکتی ہے قرآنی ارشاد هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ آپ نے فرمایا ایک دو یا چند افراد کی اصلاح سے مثالی معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا اگر ایک فرد بھی خلاف اسلام حرکات کرتا ہے تو اسکی اصلاح نرمی و شفقت سے کرنا ہمارا فرض ہے۔

آپ نے فرمایا قرآن کریم کو پڑھکر اس پر غور کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی اسلامی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں بے پردگی اور پردہ کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ کامل مومن وہی ہے جو خدا اسکے رسول اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کو اپنا شعار بناتا ہے۔

آپ نے فرمایا خشیت الٰہی وہ ستون ہے جس پر تقویٰ کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اور خشیت الٰہی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو۔ اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کی صفات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کا پیدا کرنا بھی بہت ضروری ہے اور اقامت الصلوٰۃ پر عمل پیرا ہونا اور ایک نقطۂ مرکزی پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کا دامن تھام لینے ہی میں کامرانی ہے۔ آپ نے فرمایا اقامت الصلوٰۃ کے نتیجہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنی اولاد اپنی صلاحیتیں اور اپنے جذبات کی قربانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی عورت قرآن پاک کو پڑھے اور اسکے مطابق اپنی زندگی بسر کرے ہمیں چاہیئے اپنے عہد بیعت کو پورا کریں اور اپنی جان و مال اولاد اور عزت کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر عورت صدق و صفا کا اعلیٰ نمونہ بن جائے۔ آپ نے ڈنمارک کی مسجد نصرت جہاں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خدا کے فضل و احسان سے یہ مسجد کلی ہو چکی ہے لیکن اسکے اخراجات کے سلسلہ میں ۸۰ ہزار روپیہ فی الحال لجنہ کے ذمہ باقی ہے۔ جب تک ایک ایک پیسہ کی ادائیگی نہیں ہو جاتی ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بعد ازاں آپ نے جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کے لئے چندہ کی تحریک کی اور آخر میں فرمایا کہ خدا کرے ہم میں سے ہر خاتون اپنے فرض کو پہچانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجسم قربانی بن جائے آپ نے ایک گھنٹہ تک اپنی تقریر جاری رکھی ساڑھے بارہ بجے آپ کی تقریر کے ساتھ اجلاس اوّل ختم ہوا۔

اجلاس دوم

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر صدارت اڑھائی بجے بعد دوپہر دوسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا تلاوت کے بعد نظم پڑھی گئی بعد ازاں محترمہ نسیم سعید صاحبہ نے بعنوان "عہد رسالت کی مسلمان عورت" تقریر کی۔ آپ نے صحابیات کی مختلف مثالوں سے عہد نبوی کی مسلمان عورت کی مذہبی حالت، اخلاقی بلندی، علمی علو مرتبت، تبلیغی جوش، سیاسی بصیرت، اصابت رائے اور جنگی خدمات کو واضح کیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض تربیت سے مسلمان عورت ہر پہلو سے بے مثال صفات کی حامل بن گئی تھی۔

آپ نے فرمایا آج بھی اگر مسلمان عورت اپنی ترقی کی خواہاں ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں کے نمونہ پر عمل کرے۔

اس تقریر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے محترم مولوی عبد المالک صاحب کی تقریر بعنوان "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" اور "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقاریر سنی گئیں ان کی تقاریر کو سننے کے بعد پہلے روز کا دوسرا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم جناب نثار احمد صاحب فاروقی پشاور شہر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری چھوٹی بچی عزیزہ بشریٰ ذہین اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) کی دعاؤں کے نتیجہ میں امسال پشاور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں طالبات میں اول آئی ہیں۔ الحمد للہ

اس ننھی بچی کو وظیفہ ملا ہے جس پر اس نے اپنا پہلا وظیفہ مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے دیا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

دیگر طلباء اور طالبات بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعمیر مساجد بیرون کے چندہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

روحانی نہر

الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

شکریہ احباب

جن بزرگوں عزیزوں اور دوستوں نے میرے والد محترم حکیم انور حسین صاحب کی وفات پر تعزیت کے خطوط و تار ارسال کئے تھے ہیں ان کا اپنی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمود احمد۔ دواخانہ دار الشفا خانیوال)

جماعتہائے احمدیہ ممالک بیرون کی طرف سے

درخواست دعا

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ممالک بیرون نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر بذریعہ تار دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی احباب بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۔ سوئٹزرلینڈ سے مکرم امام چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور جماعت نے اسلام علیکم اور درخواست دعا کی ہے
۲۔ جنیوا یوگنڈا سے مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب اور جماعت نے " "
۳۔ انڈونیشیا سے مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور جماعت نے " "
۴۔ پو۔ سیرالیون سے مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اور جماعت نے " "
۵۔ جیسلٹن (ملائشیا) سے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی اور جماعت نے " "
۶۔ منروویا (لائبیریا) سے مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی اور جماعت نے " "
۷۔ فرینکفورٹ سے مکرم امام بشیر احمد صاحب شمس اور جماعت نے " "
۸۔ بانتھرسٹ (گیمبیا) سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اور جماعت نے " "
۹۔ دارالسلام (مشرقی افریقہ) سے مکرم مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق اور جماعت نے " "
۱۰۔ ٹوگیا (") سے مکرم مولوی محمد عیسےٰ صاحب اور جماعت نے " "
۱۱۔ ہمبرگ (جرمنی) سے مکرم امام چوہدری عبداللطیف صاحب اور جماعت نے " "
۱۲۔ نیروبی سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور جماعت نے " "
۱۳۔ کوالالمپور (ملائشیا) سے مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اور جماعت نے " "
۱۴۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے مکرم امام سید کمال یوسف صاحب اور جماعت نے " "
۱۵۔ لنڈن سے مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق اور جماعت نے " "
۱۶۔ میڈرڈ (سپین) سے مکرم امام عبدالحکیم صاحب اکمل اور جماعت نے " "
۱۷۔ ہیگ (ہالینڈ) سے مکرم امام عبدالحکیم صاحب اکمل اور جماعت نے " "
۱۸۔ مسقط سے مکرم حبیب اللہ صاحب اور جماعت نے " "
۱۹۔ رنگون سے مکرم عبدالجبار صاحب اور جماعت نے " "
۲۰۔ روز ہل ماریشس سے مکرمہ فاروقہ سوکیہ صاحبہ اور جماعت نے " "
۲۱۔ برن سے برکات احمد صاحب اور جماعت نے " "
۲۲۔ کولمبو سے مکرم امیر صاحب اور جماعت نے " "
۲۳۔ ٹورنٹو (کینیڈا) سے طاہر بخاری صاحب اور جماعت نے " "
۲۴۔ لوئیس ول (امریکہ) سے مکرم کریم اللہ صاحب زیروی اور جماعت نے " "
۲۵۔ لنڈن سے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور جماعت نے " "
۲۶۔ سنگاپور سے مکرم امیر صاحب اور جماعت نے " "
۲۷۔ بلیک برن (انگلینڈ) سے جماعت نے " "
۲۸۔ یادگیر انڈیا سے جماعت نے " "
۲۹۔ واشنگٹن (امریکہ) سے سید جواد علی صاحب اور جماعت نے " "
۳۰۔ فری ٹاؤن (سیرالیون) سے مکرم امیر صاحب اور جماعت نے " "

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

درخواست ہائے دعا

۱۔ جماعت احمدیہ گھنو کے جج ضلع سیالکوٹ نے نئی مسجد تعمیر کروانے کا پروگرام بنایا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد کام شروع ہو جائے گا۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرمائے۔ اور نئی مسجد جلد مکمل ہو جائے۔ آمین

(محمد حلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھنو کے جج ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ (عبدالرشید گرداور قانونگو ساہیوال ضلع سرگودھا)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ایوان محمود

ایوان محمود (مال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳/- یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی۔ جملہ معطی حضرات کے اسماء گرامی کی گیارھویں قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا اولین فرصت میں وعدہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات معہ پتہ	مقام	رقم
۱۔	مکرم دانا محمد بشیر صاحب مجسٹریٹ	لائل پور	۳۱۳
۲۔	مکرمہ بیگم صاحبہ کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید	چک ۵۳ ج	۳۱۳
۳۔	مکرم چوہدری نواب خان صاحب	چک ۷۰ جنوبی	۳۱۳
۴۔	مجلس خدام الاحمدیہ	مردان	۳۱۳
۵۔	مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	۵۵/۲-ل	۳۱۳
۶۔	مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب	مظفر گڑھ	۳۱۳
۷۔	مکرم چوہدری غلام قادر صاحب منجانب چوہدری رکن دین صاحب	۱۶۶ مراد	۳۱۳
۸۔	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او منجانب مکرم والد صاحب	کوٹ سمابہ	۳۱۳
۹۔	مکرم چوہدری لاب دین صاحب منجانب چوہدری گلاب خان صاحب	۶۶ مراد	۳۱۳
۱۰۔	مکرم ماسٹر محمد انور صاحب منجانب مکرم قائم علی صاحب مرحوم	۱۶۶ مراد	۳۱۳
۱۱۔	مکرم چوہدری علی شیر صاحب معہ اہلیہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ مرحومہ	چک ۱۶۹	۳۱۳
۱۲۔	مجلس خدام الاحمدیہ	۲۱ دودھ	۳۱۳
۱۳۔	مکرم عبدالرزاق صاحب	بھریا روڈ	۳۱۳
۱۴۔	مجلس خدام الاحمدیہ	باندھی شہر	۳۱۳
۱۵۔	مجلس خدام الاحمدیہ	گوٹھ محمد اسمٰعیل	۳۱۳
۱۶۔	جماعت احمدیہ	گوٹھ امام بخش	۳۱۳
۱۷۔	مکرم حکیم فضل محمد صاحب	پتی	۳۱۳
۱۸۔	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب شیزان ہوٹل مال روڈ	لاہور	۳۱۳
۱۹۔	مکرم محمد یٰسین صاحب	ہانڈو گوجر	۳۱۳
۲۰۔	مکرم میاں عبدالرحمان صاحب گھڑی ساز	جھنگ صدر	۳۱۳
۲۱۔	مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی	کلکتہ	۳۱۳
۲۲۔	مکرمہ زبیدہ شیریں صاحبہ	"	۳۱۳
۲۳۔	مکرم منیر احمد صاحب بانی	"	۳۱۳
۲۴۔	مکرم نصیر احمد صاحب بانی	"	۳۱۳
۲۵۔	مکرم شریف احمد صاحب بانی	"	۳۱۳
۲۶۔	مکرم مولوی محمد سلیم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۳۱۳
۲۷۔	مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ	کراچی	۲۰۰۰
۲۸۔	مکرم ملک مبارک احمد صاحب	"	۳۱۳

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۲۵/۶ سے ٹائم ٹیبل میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں

(۱) نئی گاڑیاں جو چالو کی گئیں

۱۳۶ پسنجر راولپنڈی روانگی ۱۴.۱۵ منڈرا - آمد ۱۵.۵۵
۱۳۶ پسنجر منڈرا روانگی ۱۷.۵ راولپنڈی آمد ۱۸.۳۵

(۱۱) گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی

۲۳۳ پسنجر وار برٹن روانگی ۶.۲ شورکوٹ آمد ۱۰.۵۰
ارسی - ۱۹ آپ پیچھو کی میال روانگی ۶.۵ ڈھابان سنگھ روانگی ۷.۳۰

(۱۱۱) چلنے کی حد میں تبدیلی

ملتان کینٹ اور لالہ موسےٰ کے درمیان تا حال چلنے والی ۹۴ آپ/۵۰ ڈاؤن گاڑیاں اب ماہنوال اور لالہ موسےٰ کے درمیان چلیں گی۔ اسی تاریخ سے ۹۴ آپ/۵۰ ڈاؤن کے ٹائم ٹیبل اوقات کے مطابق ۲۹۳ آپ/۲۹۴ ڈاؤن پسنجر گاڑی ملتان کینٹ اور ماہنوال کے درمیان چلے گی۔

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹر سے رجوع کریں

143 - (L) NF

ٹیلی وژن کے مضر اثرات

ٹیلی ویژن ایک لعنت ہے، ایک تباہ کن لعنت! یہ بچوں کے لئے ایک لعنت ہے۔ والدین کے لئے لعنت ہے پورے گھرانے اور معاشرہ کے لئے لعنت ہے ان خیالات کا اظہار کراچی کے ہمارے ایک دوست نے کیا۔ اس دوست نے ٹیلی ویژن کے کارپردازوں کے قول کے مطابق "تعلیم اور تفریح" کے اس جدید دور کے موثر طریقہ کی جو مذمت کی وہ بڑی حیران کن اور تشویش انگیز ہے۔ کیونکہ ۹ ماہ پہلے جب کراچی میں ٹیلی ویژن شروع کیا گیا تھا۔ تو اس وقت جب ہم نے اس کی شدید مخالفت کی تھی تو اسی دوست نے ہمیں فون پہ برا بھلا کہا تھا اور ہمیں دقیانوسی اور غیر ترقی پسند ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ ۹ ماہ کے دوران میں ہمارے یہ دوست ٹیلی ویژن کے گن گاتے رہے اور دعویٰ کرتے تھے کہ ٹیلی ویژن ہی ایک ایسی شے ہے جس کی پاکستان میں اشد ضرورت ہے اور ملکی ترقی اور معیار زندگی کے لئے ٹیلی ویژن کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ان باتوں سے موصوف حلقہ احباب میں خاصے مشہور ہو چکے تھے۔ لیکن ۹ ماہ میں ہی یہ دوست ٹیلی ویژن سے بیزار نظر آنے لگے جیسے جدید دور کے اس تعیش سے ان کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور ٹیلی ویژن کی خوبیاں آہستہ آہستہ خرابیوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ اور ہمارے اس دوست نے نہ صرف بچوں اور والدین کے لئے بلکہ معاشرہ کے لئے بھی اسے ایک لعنت قرار دینا شروع کر دیا۔

لیکن اب ٹیلی ویژن ایک دوست کا مسئلہ ہی نہیں رہا۔ بلکہ کراچی میں عام لوگوں کے خیالات ٹیلی ویژن کے بارے میں تبدیل ہوتے نظر آ رہے ہیں اور ان لوگوں میں ہمارے دوست کی طرح ایسے لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے ۹ ماہ بیشتر بڑی گرم جوشی سے ٹیلی ویژن کا خیر مقدم کیا تھا۔ اور انہوں نے ٹیلی ویژن سیٹ بھاری قیمت پہ خریدے تھے۔ وہ بھی ٹیلی ویژن سے نالاں نظر آتے ہیں۔ ابھی کراچی میں ٹیلی ویژن کے آغاز کو صرف ۹ ماہ کا ہی عرصہ ہوا ہے کہ لوگوں پہ اس حقیقت کا انکشاف ہونے لگا ہے کہ ٹیلی ویژن نے اکثر گھروں کا سامان ختم کر دیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ ٹیلی ویژن کے مضر اثرات کیا ہیں بچوں پہ ٹیلی ویژن پروگرام بہت زیادہ اثر انداز ہونے لگے ہیں اور وہ رات کے وقت اپنی پڑھائی پہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور روزانہ چار گھنٹے تک نہ صرف گھر کے بچے بلکہ پورے محلہ کے بچے بھی اکٹھے ہو کر ٹیلی ویژن دیکھنے میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں ان چار گھنٹوں کے دوران میں وہ سوائے ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنے کے اور کوئی کام نہیں کر پاتے یہ درست ہے ٹیلی ویژن تعلیم کا بہتر ذریعہ ہے تاہم طلبہ اور طالبات کو اپنی پڑھائی کے لئے ضرور وقت نکالنا چاہیئے۔

ہمارے ایک اور دوست یہ شکوہ کر رہے ہیں کہ جب سے کراچی میں ٹیلی ویژن کا آغاز ہوا ہے اور میں نے بھی ایک ٹیلی ویژن سیٹ خریدنے کی غلطی کی ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان بعد بڑھ گیا ہے کیونکہ ٹیلی ویژن سیٹ خریدنے سے پیشتر ہم میاں بیوی کھانے کے بعد لمبی سیر کے لئے نکل جاتے تھے اور سیر کے دوران ہم دن بھر کے اہم مسائل پہ گفتگو کرتے وہ مسائل جو بیوی کو گھر میں پیش آتے یا مجھے دفتر میں اس طرح مسائل کا کچھ بوجھ ذہنوں پہ سے کم ہو جاتا۔ مگر اب جب میں اپنی بیوی کو سیر کو چلنے کے لئے کہتا ہوں تو وہ کہتی ہے "بس ابھی چلتے ہیں ذرا دیکھ لیں کہ ٹیلی ویژن کا پروگرام کیا ہے" اور اس طرح وہ پروگرام دیکھنے میں مگن رہتی ہے اور میں سو جاتا ہوں اس دوست نے مزید کہا کہ جب سے ہماری سیر کا یہ سلسلہ ختم ہوا ہے ہم میں سے کسی ایک کے مسائل کے بارے میں دوسرے کو کوئی خبر نہیں ہوتی کیونکہ جب میں صبح کو اٹھتا ہوں تو بیوی کھانا پکانے اور بچوں کو سکول کے لئے تیار کرنے میں مصروف ہوتی ہے اور میں دفتر چلا جاتا ہوں اور شام کو وہ ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنے میں مصروف ہوتی ہے اور ہمیں اپنے انفرادی اور گھریلو مسائل پہ گفتگو کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

یہ داستان کراچی کے صرف ایک شہری کی نہیں بلکہ یہ اس شخص کی ہے جو ٹیلی ویژن سیٹ خریدنے کی غلطی کر چکا ہے۔ کراچی میں ٹیلی ویژن سیٹوں کی درآمد پہ کروڑوں روپے کا زرمبادلہ خرچ ہوا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ ہوں کی نوں ہے کہ آنے والی نسلوں کو متاثر کرنے میں ٹیلی ویژن کا کردار تباہ کن ہو گا اور ٹیلی ویژن کے پروگرام ان کی پڑھائی اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کر رہے ان خیالات کا اظہار ہم نے اس وقت بھی کیا تھا جب حکام نے کراچی میں ٹیلی ویژن لگانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس بات سے انکار نہیں کہ ٹیلی ویژن کے کچھ فائدے ضرور ہیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ عوام اس حقیقت سے بھی بے خبر نہیں رہیں گے کہ ٹیلی ویژن ایک لعنت ہے بچوں کے لئے گھر کے لئے اور پورے معاشرہ کے لئے۔ (نوائے وقت ۲ جنوری ۱۹۶۸ء)

> پاکستان میں ٹیلی ویژن کا سلسلہ روز بروز وسیع ہو رہا ہے۔ اب تک لاہور، راولپنڈی، کراچی اور ڈھاکہ میں ٹیلی ویژن سٹیشن قائم ہو چکے ہیں اور بعض دوسرے شہروں میں ایسے سٹیشن قائم کرنے کے منصوبے زیر غور ہیں، اس مضمون میں ٹیلی ویژن کے اثرات کا جو جائزہ پیش کیا گیا ہے وہ صرف کراچی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ان تمام شہروں اور علاقوں پر صادق آتا ہے جہاں ٹیلی ویژن کا جال پھیل چکا ہے،

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت، صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی ڈینمو

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پور سلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن

پلگ دو پن دو سالہ دو پور سلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز۔ سمالی انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے نوٹس

پی ڈبلیو آر کیرن ہسپتال لاہور میں اور پیشن تھیٹر اسسٹنٹ کی ۱+۱ ڈوٹنگ لسٹ ۱ عارضی اسامیاں پُر کرنے کے سلسلے میں معزز پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ بھرتی سرکاری طور پر مقررہ دو نکاتی اساس پر ہوگی۔ ان اسامیوں میں سے ۲۵ فی صد اور ۳۳ فیصد علی الترتیب (۱) ایکس سروس مینوں اور (۲) ریلوے ملازمین (زیر ملازمت۔ ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں۔ پوتوں۔ نواسوں اور زیر کفالت یتیم بھائیوں کے لئے مختص ہیں۔

کم از کم قابلیت اور پیشن تھیٹر میں کام کا خاصا تجربہ ہو۔

عمر کی حدود۔ بیرونی امیدواروں کے لئے ۲۵ اور ۳۵ برس کے درمیان محکمہ کے مستقل ملازم امیدواروں سے عمر کی حد میں نرمی برتی جائے گی جیسا کہ اوپر واضح کر دیا گیا ہے ایسے ڈرسیر بھی جو پہلے سے ریلوے کے ہسپتالوں میں ملازم ہوں گے۔ نیز بیرونی امیدوار بھی جو اوپر پیشن تھیٹروں میں کام کا مطلوبہ تجربہ رکھتے ہوں گے درخواست دینے کے مجاز ہوں گے۔

تنخواہ ۱۲۵-۷-۱۹۵-۸/۲۷۰ روپے کے سکیل میں تنخواہ -/۱۲۵ روپے ماہوار ہوگی یہ سکیل کنفرمڈ ہوگا

درخواستوں کی پیشی درخواستیں جو مجوزہ فارم پر ہوں دس فروری ۱۹۶۸ء تک نزدیک ترین دفتر روزگار کو پیش کر دی جائیں۔

خاص مراعات پس ماندہ علاقوں، مثلاً قبائلی علاقے اور ایجنسیاں وغیرہ کے لئے عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت مل سکے گی۔ اور درخواست کے فارم کی قیمت بجائے ایک روپے کے ۲۵ پیسے ہوگی۔

۱۴۲ (۱۷) ۱۴۲ — وائس چیئرمین (پرسونل)

توسیع زر اور انتظامی امور سے متعلق

الفضل منیجر

سے خط و کتابت کیا کریں۔

محض زبان سے یہ کہنا کہ ہم ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا

صحابہؓ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ترقی کے لئے ذہنی اور خیالی پرواز ہی نہیں بلکہ عملی پرواز کی ضرورت ہے فرماتے ہیں :-

"آخر سوچو کہ صحابہؓ نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں انہوں نے رات دن خدا کے دین کی خدمت کی اور ان کی اس دینی خدمت میں نہ ان کی تجارت روک بنتی تھی نہ ان کی ملازمت روک بنتی تھی اور نہ ان کی زمینداری روک بنتی تھی۔ وہ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور دن رات دین کی خاطر قربانیاں کرتے تھے اور بے دریغ اسلام کے لئے جانیں دیتے تھے۔ دین کی راہ میں اُن کے قریبی رشتہ دار مرتے تھے تو گو بشریت کے تقاضا کے ماتحت انہیں غم بھی ہوتا تھا مگر ساتھ ہی انہیں اس لحاظ سے خوشی بھی ہوتی کہ ان کے عزیزوں کو شہادت کا مقام حاصل ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں حضرت سعد بن معاذؓ ایک مقرب صحابی تھے جنگ احد میں انہوں نے بڑی قربانیاں کی تھیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگ احد کے بعد مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت سعد بن معاذؓ اس فخر سے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زندہ واپس مدینہ میں لا رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی کی باگ پکڑ کر آگے آگے چلے آ رہے تھے اسی جنگ میں ان کے بھائی عمرو بن معاذ شہید ہوئے تھے۔ جب مدینہ کے نزدیک پہنچے تو مدینہ کی عورتیں بھی دور تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچ چکی تھیں اور جو عورتیں بوڑھی اور کمزور تھیں وہ مدینہ سے نکل کر آ رہی تھیں جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ کے پاس پہنچے تو حضرت سعد بن معاذ نے جو آپؐ کے آگے آگے جا رہے تھے اپنی بوڑھی والدہ کو آتے دیکھا مگر بڑھیا محبت کے اس جوش اور سنگر سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں مدینہ سے نکل آئی تھیں جب سعد بن معاذؓ نے اپنی والدہ کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اونٹنی کو ٹھہراؤ۔ آپؐ نے اس بڑھیا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بی بی افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا لڑائی میں شہید ہو گیا ہے مگر وہ بڑھیا جو اس سے پیشتر کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھے آپ کی شہادت کی خبر سن کر مغموم تھی۔ اور اب وہ آپ کو دیکھ کر ہر قسم کے غم بھلا چکی تھی اس نے اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنا شروع کیا۔ اور پھٹی پھٹی آنکھیں آپ کے چہرہ پر گاڑ دیں وہ اسی طرح دیکھ رہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے کہ تیرا نوجوان بچہ لڑائی میں شہید ہو گیا ہے بڑھیا نے جو جواب دیا وہ کیا اخلاص بھرا فقرہ ہے۔ بڑھیا نے کہا یا رسول اللہ جانے بھی دیجئے آپ کیا باتیں کر رہے ہیں میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کونسی ہو سکتی ہے کہ آپ زندہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے تو کیا ہوا جب آپ زندہ ہیں تو مجھے کسی چیز کا غم نہیں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس بڑھیا کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا کہ تمہارا نوجوان بچہ شہید ہو گیا ہے مگر وہ خفگی کا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میرا بیٹا شہید ہو گیا تو کیا ہوا [illegible] جب آپؐ زندہ واپس تشریف لے آئے تو مجھے کس بات کا غم ہے۔

یہ قربانیاں تھیں جو صحابہؓ نے کیں جب یہ جذبات تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں تو بلند پروازیاں جائز ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اگر خیالی بلند پروازیاں ہی ہوں تو تمہارا زبان سے یہ کہتے رہنا کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۱ء)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں

انسپکٹران تحریک جدید کا مطالبہ

اکثر جماعتیں مطالبہ کرتی ہیں کہ انسپکٹران تحریک جدید بھجوائے جائیں بحالیکہ بعض جماعتیں بغیر انسپکٹروں کی خدمات کے بھی تحریک جدید کے مالی پہلو کو کما حقہٗ مضبوط کرنے کا خاص اہتمام کرتی رہتی ہیں۔ اس سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اگر کسی جماعت کے عہدیدار اپنی مقامی تنظیم کو مضبوط کر لیں تو مرکزی انسپکٹران کی ضرورت لاحق نہیں رہتی سوائے ان دیہاتی جماعتوں کے جہاں لکھے پڑھے احباب کی کمی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ شہری جماعتوں کے عہدیدار حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مرکز سے انسپکٹروں کا انتظار کئے بغیر تحریک جدید کے وعدہ جات اور نقد وصولی کا اہتمام فرمایا کریں۔ انسپکٹران کی تعداد بڑی محدود ہے۔ تمام جماعتوں میں انسپکٹران بھجوانا دفتر ہذا کے لئے ممکن نہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین حضرات کی توجہ کے لئے

باوجود بار بار اعلان کے ابھی تک متعدد مجالس نے سال رواں (۶۸-۱۹۶۷ء) کے لئے اپنے مشخصہ بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ قائدین حضرات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں۔ اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا تو جلد از جلد ارسال کریں۔ نیز اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ تمام وصول شدہ رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیوں سے مجھے نجات بخشے اور دین و دنیا میں تسکینات عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد انور خان عابد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے بالمقابل کوٹیشنز مطلوب ہیں:-

۱- ۶۷-۲/۱۵۳/P۴ - سوفٹ وڈ سلیپرز اور لاگز (دیودار) = ۴۹،۷۰۰ مکعب فٹ
ٹنڈر فارم کی قیمت ۲۵ روپے۔ مقررہ آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء

۲- ۶۷-۱/۲۱۴/P۸ - مختلف قسم کا سوتی کپڑا = ۱۱،۲۵،۲۹۵ گز
ٹنڈر فارم کی قیمت ۲۵ روپے مقررہ آخری تاریخ ۱۳ فروری ۱۹۶۸ء

۳- ۶۷-۳/A/۳۱/P۱۵ پیپر سٹینسل اور پیپر ڈوپلیکیٹنگ = ۲۸۳۰ دستے اور ۶۹۰۰ رم۔ ٹنڈر فارم کی قیمت = /۱۰ روپے۔ مقررہ آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء

۴- ۶۷-۱/۲۶۹/P۸ - کلاتھ براڈ ویو وولن = ۳۱۳۶ گز۔ ٹنڈر فارم کی قیمت = ۱۰ روپے
مقررہ آخری تاریخ ۱۴ فروری ۱۹۶۸ء

ٹنڈر فارم چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو آر کراچی کینٹ کے دفتر سے ایام کار میں ۹ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ صرف ان ٹنڈر فارموں پر کی گئی پیش کشیں زیر غور لائی جائیں گی۔

۱۲۶/ (۷) ۱۳۳

قائدین مقامی اور قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

ماہ دسمبر ختم ہو چکا ہے مگر اب تک بہت کم قائدین مقامی اور قائدین اضلاع کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ التماس ہے کہ ماہ دسمبر کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴